Novel Hi Novel & Online Web Channel

عنوان	تو عشق اوزندگی منی
لکھاری	مریم راجپوت
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل "کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہوگی صرف اور صرف رائٹر ہی ہوگا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"، "آن لائن ویب چینل" اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔ لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

تو عشق او زندگی منی

مریم راجپوت کے قلم سے

این ایچ این اور او ڈبلیو سی پبلیشرز

وہ خاموشی سے کلاس میں لاسٹ رو میں بھیٹھی ہوی ٹیچر کو لیکچر دیتا ہوا سن رہی تھی وہ

اس وقت سادہ سے حلیے میں موجود تھی جب کچھ دیر بعد پیریڈ ختم ہو گیا تو ٹیچر باہر نکل

گئیں اور آہستہ آہستہ کلاس خالی ہونے لگی تھی وہ بھی اٹھی اور کلاس سے باہر نکل گئی وہاں

سے وہ سیدھا لائبریری گئی اور کافی دیر تک پڑھتی رہی وقت کا احساس تب ہوا جب

لائبریریئن نے اسے لائبریری کے بند ہونے کا بتایا اور خود باہر نکل گئیں وہ باہر آئی تو

موسم کافی خراب تھا تیز ہوائیں چل رہیں تھیں اور سورج بھی بادلوں کے پیچھے چھپا ہوا تھا

یونی میں لوگ بھی اکادکا ہی رہ گئے تھے وہ چلتی چلتی پچھلے حصے میں آگئی تھی کیونکہ وہ جانتی

تھی کہ ابھی تو شام کی کلاسس بھی ہونی تھیں تو یونی ٹائم ابھی آف نہیں ہوا تھا یونی کے

پچھلے حصے میں وہ آکر بھیٹھی ایک بینچ پر اور اپنا بیگ ایک طرف رکھا اور پھر اپنی ٹانگیں

اوپر کیں بینچ پر اور ٹانگوں کے ارد گرد بازو لپیٹ کر وہ ان پر سر ٹکاتے آنکھیں موند گئی تھی

اس طرف کوئی بھی نہیں تھا تیز ہوا سے وہاں پر لگے گنے درختوں کے پتے بھی ہل رہے

تھے اور عجیب سی آوازیں پیدا کر رہے تھے مگر وہ ساکت سی بھیٹھی ہوئی تھی ساکت سی

یوں جیسے جان تک نہ ہو وجود میں اسکی آنکھیں بھی بلکل ساکت تھیں یوں لگتا تھا وہ یہاں

ہو کر بھی یہاں نہیں ہے۔اچانک بادل زور سے گرجے اور بارش شروع ہو گئی اور اسے

ہوش آیا تھا وہ جلدی سے اٹھی اور باہر کی جانب بڑھی تھی گیٹ عبور کر کے وہ ہوسٹل کی جانب چل دی تھی جو کہ دس منٹ کی دوری پر تھا ہاسٹل پہنچنے تک وہ بری طرح سے بھیگ گئی تھی وہ جلدی سے اپنے روم کی جانب بڑھی اور اندر آ کر عبایا اتارا اور پھر کپڑے چینج کرتی جلدی سے بستر میں گھس گئی تھی۔۔

یہ منظر ہے ایک پیارے سے گھر کا جو باہر سے نہایت حسین تھا اسی گھر کے کچن میں ایک لڑکی سادہ سے حلیے میں شلوار کمیز پہنے بالوں کا جوڑا بنائے گلے میں دوپٹا ڈالے مسکراتی ہوئی ناشتہ بنا رہی تھی پیچھے ڈائننگ ٹیبل پر چھے افراد بھیٹے تھے اور خوشگپیوں میں مصروف تھے تبھی ایک زوردار آواز گونجی تھی وہاں۔۔ آبدار۔۔ ناشتہ۔۔ آبدار ناشتہ۔۔ آبدار نے مڑ کر اسے گھورا تھا۔۔ صبر ہے تم میں کہ نہیں؟ آدیان۔۔۔ اور پھر کچھ دیر بعد اسنے ناشتہ ڈائننگ ٹیبل پر لگایا تھا اور سب کو دیا پھر خود بھی بھیٹھ کر کھانے لگی تھی۔۔ واہ۔۔ واہ کیا ذائقہ ہے اپیا آپکے ہاتھوں میں۔۔ غازی کی آواز گھونجی تھی۔ اور وہ دھیرے سے مسکرائی تھی۔۔ اور اس دیدم کے ہاتھوں میں تو مہندی لگی رہتی ہے ہر وقت جو یہ کوئی کام نہیں کرتی بس اس کو سجنے سنورنے سے فرست ملے تب نا یہ کچھ بنائے اپنے اتنے ہینڈسم اور ڈیشنگ بھائیوں کے لیے۔۔ آدیان نے کہا تھا جبکہ دیدم اسکی اس بات پر

اسکو قہر برساتی نظروں سے دیکھنے لگی تھی وہ جب بھی اسے آبدار سے کو مپیر کرتا تھا اس کا دل چاہتا تھا اسکا منہ توڑ دے جسے اپنی اس سانولی بہن سے کچھ زیادہ ہی محبت تھی۔۔ آدی! آبدار نے اسے گورا تھا جو کہ اب دانت نکال رہا تھا پھر وہ اپنا ناشتہ خاموشی سے کرنے لگا تھا اور ناشتہ کرنے کے بعد سب ناشتے کے بعد ٹیبل سے اٹھ گئے تھے۔۔ آبدار بھی کچھ دیر بعد باہر آ گئی تھی اور کچھ دیر بعد لینڈ لائین پر بیل بجھی تو وہ اٹھی سب وہاں لاونج میں بھیٹھے ہوئے تھے اسنے فون اٹھا کر اب سے پہلے سلام کیا تھا۔۔ السلامعلیکم! آگے سے کسی مرد کی آوا z گھونجی تھی السلام!

وہ کسی مرد کی آواز سن کر گھبرا گئی تھی۔۔ کون؟ میں بابا کو فون دیتی ہوں۔۔ اور اس سے پہلے کہ وہ اپنے بابا کو آواز دیتی۔۔ سامنے والے کی آواز اس کے کانوں میں گھونجی تھی ۔۔ میں اسامہ حیدر خان بول رہا ہوں! اور وہ ساکت ہو گئی دل یوں جیسے دھڑکنا بھول گیا ہوا سنے سوچا بھی نہیں تھا کہ فون پر وہ ہو گا اسنے کچھ دیر بعد سنبھل کر فون اپنے بابا کو دیا اور کہا کہ کال ہے کسی کی۔۔ اور وہ جلدی سے کمرے میں آ گئی تھی کیونکہ اسکا دل اتنی تیزی سے ڈھرک رہا یوں جیسے ابھی باہر آ جائے گا۔۔ اس کا رنگ اڑا ہوا تھا وہ شخص جسے اسنے ہمیشہ سے اپنے دل میں بسایا تھا آج سالوں بعد اسکی آواز سنی تھی ایسا ردعمل تو بنتا تھا نا

اسکا پھر کچھ دیر بعد وہ نارمل ہوئی اور نیچے گئی تھی تب اسے ماما بابا کے کمرے سے آوازیں سنائیں دیں تھیں وہ دروازے کے پاس گئی جو کہ کھلا ہوا تھا۔۔اسکے بابا کی آواز گھونج رہی تھی کمرے میں۔۔حیدر خان کی کال آئی تھی وہ ہمارے گھر رشتہ لے کر آنا چاہتے ہیں ۔۔یہ تو بہت اچھی بات ہے مگر وہ ہماری کس بیٹی کا رشتہ لے کر آنے والے ہیں؟ اسکی ماما نے پوچھا تھا۔۔یہ تو نہیں بتایا مگر آنے کہا کہ اسامہ کو جو بھی دونوں میں سے پسند آئی وہ اس کا رشتہ مانگ لیں گے۔۔مگر انھیں دیدم کا رشتہ لینا چاہیے کیونکہ وہ بڑی ہے آبدار سے۔۔اور آبدار تو عام سی لڑکی ہے۔۔اسامہ کو وہ پسند نہیں آیے گی دیدم خوبصورت بھی ہے اسکی ماما نے کہا تھا اور وہ ساکت ہو گئی تھی حالانکہ وہ ہمیشہ سے جانتی تھیں کہ آبدار اسامہ کو پسند کرتی تھی ٹھیک ہے یہ بات پرانی تھی بہت مگر ان کی فیملی کو پاکستان سے گیے بھی دس سال بیت گیے تھے اب اسکی آبدار سے کبھی بات بھی نہیں ہوئی تھی بچپن میں وہ دونوں بیسٹ فرینڈز تھے اور ردا بیگم یہ بات جانتی تھیں مگر پھر بھی وہ دیدم کی بات کر رہیں تھیں اسکے دل میں درد اٹھا تھا ایک دم سے۔۔جب اسے بابا کی آواز سنائی دی تھی ہاں میں بھی چاہتا ہوں یہی کیونکہ دیدم ہے بھی کافی کانفیڈنٹ اور وہ اسامہ کی ٹکر کی بھی ہے اسامہ کو بھی کوئی ایسی لڑکی ہی چاہیے ہو گی جو اسکے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلے۔۔اور

آبدار تو سادہ سی ہے اسمیں اتنا کانفیڈنس بھی نہیں ہے وہ اسامہ جیسے انسان کے ساتھ کبھی نہیں چل سکتی۔۔اور باہر کھڑی آبدار امیر اس پل جیسے اندر سے مر گئی تھی وہ مڑی تھی اپنے کمرے میں جانے کے لیے مگر اسکے بلکل پیچھے دیدم کھڑی تھی آبدار کے چہرے پر آنسو دیکھ کر وہ بس اتنا بولی تھی۔۔عام سی شکل وصورت والی لڑکیوں کے لیے شہزادے نہیں آیا کرتے۔۔

آبدار امیر نے دکھی نظروں سے اپنی بہن کو دیکھا تھا اور پھر اپنے روم میں چلی گئی تھی۔۔ اگلے دن سب کے اٹھنے سے پہلے وہ واپس لاہور سے اسلام آباد آگئی تھی ڈرائیور کے ساتھ اپنے ہاسٹل ابھی بھی اسکی ایک ہفتے کی چھٹیاں رہتیں تھیں۔۔ مگر وہ وہاں اگر مزید رہتی تو اپنوں کے رویے اسے مار دیتے۔۔اگلے دن غازی کا فون آیا تھا آنے اسے بتایا تھا کہ وہ لوگ آج شام آرہے ہیں اور شادی کر کے ہی جائیں گے۔۔آبدار خاموشی سے سنتی رہی سب اور پھر کال بند کر دی۔۔ان کی فیملی چھوٹی سی تھی دو بھائی دو بہنیں اور ماما بابا۔۔ دیدم سب سے بڑی تھی اس ے چھوٹا آدیان پھر آبدار اور پھر غازی تھا۔۔دیدم ایک بولڈ سی لڑکی تھی وہ کافی کانفیڈنٹ تھی ہر وقت سجی سنوری رہتی تھی وہ خوبصورت بھی بہت تھی۔۔اسکی آبدار سے کبھی لگی ہی نہیں تھی اور آبدار امیر۔۔ایک سادہ سی عام سی لڑکی

تھی اپنے کام سے کام رکھنے والی لڑکی تھی وہ شائے سی بچی تھی شکل وصورت میں بھی وہ عام سی تھی کالی آنکھیں لمبے بال آنکھوں پر چشمہ وہ سانولی نہیں تھی مگر وہ اتنی گوری بھی نہیں تھی لیکن وہ پر کشش تھی کافی وہ ہر وقت ڈوبٹہ سر پر لے کر رہتی تھی وہ زیادہ حوبصورت نہ سہی حوب سیرت ضرور تھی یہی اسکی سب سے بڑی حوبی تھی وہ دیدم سے بلکل مختلف تھی۔۔اسامہ اس کا پہلا بیسٹ فرینڈ تھا اور شاید آحری بھی وہ دس سال کی تھی اس وقت جب وہ لوگ یہاں سے گیے تھے اور اسامہ پندرہ سال کا تھا وہ ایک سکول میں پڑھے تھے ایک ساتھ کھیلے تھے وہ اسے کسی اور کو اپنا بیسٹ فرینڈ بنانے نہیں دیتا تھا مگر پھر وہ لوگ جب یہاں سے اچانک چلے گیے تھے نیو یارک اور آبدار امیر نے ہر دستک پر اسامہ کا انتظار کیا تھا نا انکی کوئی کبھی کال آئی نہ ہی کبھی انکا اسکے گھر میں زکر کیا گیا۔۔۔وہ آہستہ آہستہ اکیلی ہو گئی تھی وہ کسی سے بات تک نہیں کرتی تھی پھر ایک دن کال آئی تھی اسی نمبر سے جو آبدار کو اسامہ نے دیا تھا اس نے کچھ نہ کہا تھا دوسری طرف سے پوچھا گیا کون ؟ اسنے بھی کہ دیا۔۔میں آبی۔۔وہ اسامہ تھا کل پر۔۔کون ؟ امیر انکل کہاں ہیں ؟ اسنے اسکے نام بتانے پر کوئی رد عمل نہی دیا تھا۔آبی نے حاموشی سے فون کو دیکھا اور ایک آنسو اسکی آنکھ سے بے مول ہوا اور اسنے فون بابا کو دے دیا اس دن کے بعد وہاں سے روز

کال آتی تھی مگر وہ بات کبھی نہیں کرتی تھی سب بات کرتے اور فون بند ہو جاتا مگر آبدار نے پھر کبھی بات نہ کی تھی۔۔۔۔۔وہ خاموش رہنا پسند کرتی تھی وہ اکیلی اکیلی رہتی تھی نہ کوئی دوست بنایا تھا اس نے ایک ہی تھا وہ جو گیا تو پھر وہ سب چھوڑ گئی تھی۔۔آبدار امیر تنہائیوں کی عادی ہوتی جارہی تھی وہ اسامہ حیدر کو مس کرتی تھی اور بے حد کرتی تھی مگر وہ بولتی نہیں تھی۔۔پھر اسنے یونی میں ایڈیشن جان بوجھ کر اتنا دور لیا تھا کہ اکیلی رہ سکے اور یہاں وہ بلکل اکیلی تھی اور آج بھی وہ دل پر پتھر رکھ گئی تھی اپنے ماں باپ اور بہن کی باتیں سن کر وہ اسے پہلے اپنی اہمیت کھو دی تھی کیونکہ دیدم ہمیشہ اس سے زیادہ اہمیت لے جاتی تھی اور وہ خاموش سی ایک سائڈ پر کھڑی رہتی اب وہ تھکنے لگی تھی اکیلے رہتے رہتے آخر وہ بھی ایک معصوم جان تھی دل رکھتی تھی اپنے سینے میں وہ بھی مگر۔۔آج اسے پھر رگ رہا تھا کہ اب وہ کبھی اس تنہائی سے نہیں نکل پائے گئی۔۔کیونکہ پہلے اسے کہیں نہ کہیں یہ یقین تھا کہ اسامہ حیدر واپس ضرور آیے گا اس کے لیے مگر پھر آہستہ آہستہ آہستہ اسکی امید کم ہونے لگی اور پھر وہ کل کی اپنے ماما بابا کی باتیں سننے کے بعد ٹوٹ گئی تھی ۔۔یہ تو وہ بھی جانتی تھی کہ وہ ایک عام سی شکل وصورت کی مالک لڑکی ہے مگر اسامہ حیدر کو اس نے ہمیشہ سے اپنے ساتھ سوچا تھا وہ اسکا بچپن کا خواب تھا جو کہ ٹوٹ کر چکنا چور ہو

گیا تھا۔۔اب اسے کوئی امید نہ تھی مگر دل میں ایک کسک ضرور تھی کہ اسامہ حیدر اس کا
ہو جائے۔۔اگلے دن وہ صبح صبح اٹھی اور بازار کی جانب چل دی تھی اکیلی پھر اسنے اپنے
لیے شاید پہلی دفع اتنے دل سے شاپنگ کی وہ اپنے آپ کو کاموں میں گم رکھ کر ان
سوچوں سے نکالنا چاہتی تھی اسنے پہلے شاپنگ کی پھر کھانا کھایا اور اب وہ ایک آپٹیکل
سٹوڈیو میں بھیٹھی اپنے لیے ٹرانپیرنٹ لینز لے رہی تھی۔۔پھر وہ وہاں سے اٹھی اور
باہر نکل گئی اب وہ ایک لائبریری آئی تھی سارا سامان ہاسٹل میں رکھ کر اور وہ لایبریری
کے ایک کونے میں بھیٹیہوئی تھی۔۔جب وہ کتابوں میں گم تھی اچانک اس کا دل
گبھرانے لگا تھا اور وہ کتاب کو ایک سائیڈ پر رکھ کر اپنا سر ٹیبل پر ٹکا گئی تھی آس پاس کوئی
نہیں تھا جب اچانک وہ سسک اٹھی تھی آبدار امیر اپنی اس بے بسی پر شدت سے رودی
تھی۔۔اس کی سرگوشیاں اس جگہ گونجنے لگیں تھیں۔۔۔آئی۔۔آئی مس یو اسامہ
۔۔ک۔۔کا۔۔کاش تم میری قسمت میں ہوتے۔۔میری اداسی کو دور کرنے کے لیے
میرے ساتھ ہمیشہ رہنے کے لیے۔۔اللہ۔۔اسے میرا نصیب بنادے نا۔۔و۔۔وہ مجھے
بہت اچھا لگتا ہے۔۔آبدار امیر رو رو کر اللہ سے فریاد کر رہی تھی کافی دیر بعد اسنے عجیب سا
محسوس کیا جیسے کوئی اسے دیکھ رہا ہو۔۔پھر وہ سر جھٹک کر اپنی آنکھیں رگڑتی اپنا چشمہ

لگاتی اٹھ گئی تھی۔۔اور پھر وہ وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔پھر ایک ہفتہ بعد اس کی کلاسس شروع ہو گئیں تھیں اور آج بھی یونی آئی تھی اور اب بھی اداس اداس سی تھی وہ خاموشی سے کلاس میں لاسٹ رو میں بھیٹھی ہوی ٹیچر کو لیکچر دیتا ہوا سن رہی تھی وہ اس وقت سادہ سے حلیے میں موجود تھی جب کچھ دیر بعد پیریڈ حتم ہو گیا تو ٹیچر باہر نکل گئیں اور آہستہ آہستہ کلاس حالی ہونے لگی تھی وہ بھی اٹھی اور کلاس سے باہر نکل گئی وہاں سے وہ سیدھا لائبریری گئی اور کافی دیر تک پڑھتی رہی وقت کا احساس تب ہوا جب لائبریرئن نے اسے لائبریری کے بند ہونے کا بتایا اور ہود باہر نکل گئیں وہ باہر آئی تو موسم کافی حراب تھا تیز ہوائیں چل رہیں تھیں اور سورج بھی بادلوں کے پیچھے چھپا ہوا تھا یونی میں لوگ بھی اکا دکا ہی رہ گئے تھے وہ چلتی چلتی پچھلے حصے میں آگئی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ابھی تو شام کی کلاسس بھی ہونی تھیں تو یونی ٹائم ابھی آف نہیں ہوا تھا یونی کے پچھلے حصے میں وہ آکر بھیٹھی ایک بینچ پر اور اپنا بیگ ایک طرف رکھا اور پھر اپنی ٹانگیں اوپر کیں بینچ پر اور ٹانگوں کے ارد گرد بازو لپیٹ کر وہ ان پر سر ٹکاتے آنکھیں موند گئی تھی اس طرف کوئی بھی نہیں تھا تیز ہوا سے وہاں پر لگے گنے درحتوں کے پتے بھی ہل رہے تھے اور عجیب سی آوازیں پیدا کر رہے تھے مگر وہ ساکت سی بھیٹھی ہوئی تھی ساکت سی

یوں جیسے جان تک نہ ہو وجود میں اسکی آنکھیں بھی بلکل ساکت تھیں یوں لگتا تھا وہ یہاں ہو کر بھی یہاں نہیں ہے۔اچانک بادل زور سے گرجے اور بارش شروع ہو گئی اور اسے ہوش آیا تھا وہ جلدی سے اٹھی اور باہر کی جانب بڑھی تھی گیٹ عبور کر کے وہ ہوسٹل کی جانب چل دی تھی جو کہ دس منٹ کی دوری پر تھا ہاسٹل پہنچنے تک وہ بری طرح سے بھیگ گئی تھی وہ جلدی سے اپنے روم کی جانب بڑھی اور اندر آکر عبایا اتارا اور پھر کپڑے چینج کرتی جلدی سے بستر میں گھس گئی تھی۔۔اور پھر اس کی آنکھ تب کھلی جب فون کی آواز نے اسکی نیند توڑی تھی اسنے دیکھے بغیر فون اٹھایا اور کان سے لگایا تھا جب غازی کی آواز اسے سنائی دی تھی ہم تمھارے ہاسٹل کے باہر کھڑے ہیں جلدی سے اپنا سامان پیک کرو اور گھر چلو شادی کی تیاریاں کرنی ہیں مہمان بھی آنے ہیں بہت سے اور تم یہاں بھیٹھی ہوئی ہو۔۔وہ پہلے تو بے فکری سے سن رہی تھی مگر پھر وہ گنگ رہ گئی تھی اسکی شادی والی بات پر۔۔غازی۔۔کچھ دیر بعد وہ بولنے کے قابل ہوئی تو بس یہ بول سکی۔۔ شش۔۔شادی؟ہاں۔۔نہ یار شادی اسامہ کی شادی ہے اور تم بتایا میں دلہن کا بھائی ہو کر اتنی دور آیا ہوں اب جلدی سے آجایو کہ میں اس دھوپ میں کھڑا ہو کر کالا نہیں ہونا چاہتا۔۔۔وہ کچھ دیر تو ساکت بھیٹھی رہی پھر اٹھی اور سامان باندھ کر وہ نیچے

پہنچ گئی تھی غازی گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا وہ خاموشی سے اندر بھیٹھ گئی تھی غازی نے اسے بتایا تھا کہ وہ لوگ شادی اسی مہینہ میں کرنے والے تھے پھر سارے راستے وہ چپ رہی تھی گھر پہنچ کر وہ گبھرا رہی تھی کہ وہ بھی اندر ہو گا دل تیزی سے دھک دھک کر رہا تھا وہ اندر داحل ہوئی تو سب سامنے ہی بھیٹے تھے اس وقت وہ بھی کافی حوب صورت لگ رہی تھی اسنے چشمہ نہیں لگایا ہوا تھا لینز لگائے ہوئے تھے بالوں کی پونی ٹیل بنائی ہوئی تھی اور پرپل فراک کے ساتھ اسنے کھلا ساٹروزر پہنا ہوا تھا ہلکی سی تیار وہ گاڑی میں ہو چکی تھی اور اب وہ عام سی نہیں بلکہ بہت حوبصورت لگ رہی تھی اسنے سب کو سلام کیا اور ادھر ہی جاکر بھیٹھی تھی۔۔

سب سے وہ ملی تھی مگر اسامہ حیدر کو اسنے وہاں نہ دیکھا تھا ابھی اے بھیٹے کچھ دیر ہی ہوئی تھی کہ حیدر رحان بول پڑے کیوں ناہم شادی کی تاریخیں ابھی پکی کرلیں اسامہ بھی آگیا ہے۔۔آبدار ساکت ہوئی تھی اس کے آنے کا ذکر سن کر مگر اسنے اپنی نظریں نہیں اٹھائیں تھیں ہاں تو کیا اس جمعہ کو نکاح رکھ لیں اور جمعرات کو مہندی ہفتہ کو ولیمہ ! امیر صاحب بولے تھے تو سب نے انکی ہاں میں ہاں ملائی تھی جب ھی ایک آواز اسکی سماعتوں۔سے ٹکرائی تھی۔۔تو پھر آج ہی سب بک کرادیتے ہیں تین دن ہیں ج ابھی کرنا ہے انھی

دونوں کرنا پڑے گا نا۔۔اور آج شادی کی شاپنگ کے لیے مین اپنی ہونے والی دلہن کو ساتھ لے جائوں گا۔۔ باقی سب بھی آج سے تیاریاں شروع کر لیں۔۔وہ آواز اسامہ حیدر کی تھی آبدار نے سر نہیں اٹھایا تھا اب بھی وہ خاموش رہی تھی سب اپنی باتوں میں مصروف ہو گیے تو وہ خاموشی سے اٹھی اور اوپر اپنے کمرے کی جانب چلی گئ تھی اسنے ایک نگاہ بھی اسامہ پر نہیں ڈالی تھی۔۔کمرے میں آکر وہ جلدی سے فریش اور پھر نماز پڑھی۔۔اسنے پھر سے دعا کی تھی کہ اسامہ حیدر اسکا نصیب بن جائے اور پھر وہ کچھ دیر بعد سو گئ تھی اگلے دن اسکی آنکھ کھلی تو فریش ہو کر وہ باہر آگئ صبح صبح کا وقت تھا وہ شام کو سوئی تھی اسلئے جلدی جاگ گئ اسنے اوپر چھت پر جانے کا ارادہ کیا اور چل دی چھت پر جاتے ادھر ادھر دیکھا اور جب وہ غازی کے جم کے باہر بنے ٹی ایریا میں بھیٹھ گئیں تھی ایک لمبی سانس لی اور آنکھیں کھولی اسے ایک سپیشل پرفیوم کی خوشبو آئی تھی اسنے ادھر ادھر دیکھا کوئی نہ تھا اور پھر وہ آنکھیں موند گئ جب کچھ دیر بعد اسے عجیب سا لگا اسنے آنکھیں کھولیں اور پھر پلٹی تھی اور آبدار امیر ساکت رہ گئ وہ جن آنکھوں سے اسکی آنکھیں ٹکرائیں تھیں وہ آنکھیں اسی ساحر کی تھیں وہ اسامہ حیدر تھا آبدار نے اسکی جانب دیکھا اور اسے سلام کیا تھا اسنے بھی جواب دیا اور پھر امہ نے وہ سوال کیا جس کی اسنے تمنا کی

تھی کہ وہ نہ کرتا۔ شادی کی مبارک ہو۔۔ آبدار امیر کے دل میں درد اٹھا اسنے اسے دیکھا اور کہا تھا مبارک ہو آپکو بھی شای کی۔۔ کوئی گلا کوئی شکوہ نہ کیا تھا اسنے کہ اب اسکا حق نہیں تھا وہ اب زیادہ ہینڈ سم ہو گیا تھا یا اسے لگا تھا آبدار امیر نے اسے جی بھر کر دیکھا تھا اس لمحے اور پھر وہ مڑ گئی واپس جانے کے لیے اسامہ نے اسکی پشت کو دیکھا تھا جب تک وہ چلی نہ گئی تھی اور پھر وہ مسکرایا تھا گہرا مسکرایا تھا اسکی اس ادا پر۔۔ اگلے دن وہ سب شاپنگ پر جا رہے تھے ماما اسے بھلانے آیے۔ تھی مگر وہ یہ کہ کر انھیں ٹال گئی کہ اسکی طبیعت نہیں ٹھیک۔۔ وہ اپنی پسہند سے اسکے لیے لے آئیں۔۔ اسے آج سب برابر الگ رہا تھا وہ اپنے کمرے میں بند تھی اگلے دن وہ بھی سب کے ساتھ ساتھ رہی ہر کام میں یو ہی مہندی کا دن آ پہنچا۔ تھا اسنے اپنا ڈریس اب بھی نہیں دیکھا ہوا تھا جب اسے اسامہ کی۔۔ ماما نے آکر بتایا کہ نکاح بھی آج ہی ہو گا اسامہ نے یہ کہا ہے اور سب مان گئی ہیں وہ خاموش رہی ان سب لڑکیوں کو تیار کرنے بیو ٹیشن نے آنا تھا تو سب سے پہلے اسے تیار کیا گیا تیار ہونے کے بعد اسنے اپنے آپ کو شیشے میں دیکھا تھا اور ساکت رہ گئی وہ کوئی چاند کا ٹکرا الگ رہی تھی مگر اسے یوں دلہن کی طرح دوپٹا لینا اچھا نہ لگا تھا آنے اتارنا چاہا تو پالر بیو ٹیشن بولی میم پلیز یہ مت اتاریں اچھا لگ رہا ہے تو اسنے نہ اتارہ تھا وہ پری جیسی لگ رہی تھی معصوم

سی آبدار امیر جب ابھی وہ صوفے پر بھیٹھی اور دیدم اندر داحل ہوئی اسے اتنا تیار نہ ہوا دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی مگر کہا کچھ نہیں تھا دیدم نے اس سے بات نہیں کی تھی کوئی ابھی تک جب ردا بیگم اور سارہ بیگم اندر داحل ہوئیں تھیں اور بتایا کہ مولوی صاحب آرہے ہیں صوفے پر درمیان میں آبدار تھی دیدام سائڈ پر تھی اسکے اور اسامہ کی بہن نور الحیا اسکے ساتھ تھی ردا بیگم آگے بڑھیں اور اسکے سر پر چادر ڈالی تھی وہ حیرت سے سر آٹھا کر انھیں دیکھنے لگی تھی جب اچانک اسکے بابا اور اسکے بھائی کمرے میں داحل ہوئے تھے مولوی صاحب نے اس سے اس کی رضامندی پوچھی تو وہ چپ رہی تھی اسے ابھی تک مجھ نہیں آیا تھا کہ اسکے ساتھ کیا ہوا ہے آحر بابا کے اسکے سر پر ہاتھ رکھنے سے وہ بولی تھی۔۔ قبول ہے۔۔ قبول ہے۔۔ قبول ہے۔۔۔

وہ اس معجزے پر حیران رہ گئی تھی اسامہ حیدر اسکے نصیب میں لکھ دیا گیا تھا وہ اسکا محرم بن گیا تھا ایک آنسو اسکی آنکھ سے گرا تھا تشکر کا آنسو تھا وہ بے یقینی ہی بے یقینی تھی وہ دت سے رو دی تھی اپنے اللہ کی اس مہربانی پر اس کرم پر اسنے صبر کیا تھا اور پھل پایا تھا جب سب باہر چلے گیے تو بس وہ اور دیدم رہ گیئے تھے دیدم اسکی جانب بڑھی تھی اور پھر وہ

اسکے گلے لگ کر شدت سے رو دی تھی۔۔ دیدم نے اسے چپ کروایا اور پھر اسے صوفے پر بیٹھا یا تھا

اسکی آواز گونج تھی کمرے میں آبدار مجھے معاف کر دو۔۔ لڑکیوں کی سب سے بڑی غلطی یہ ہوتی ہے کہ آہ سمجھتی ہیں انکی خوبصورتی انکا پلس پوائنٹ ہے۔۔ مگر وہ بھول جاتیں ہیں خوب سیرت ہونا زیادہ اچھا ہوتا ہے۔۔ پہلے پہل محبت میں خوبصورتی میٹر کرتی ہے پھر مرد دیکھتا ہے کہ اسکی پسندیدہ عورت باقی معاملات میں کیسی ہے وہ خوب سیرت ہے ۔۔ وہ ہر کام کو کس طرح مینج کرتی ہے۔۔ عورت کا خوب سیرت ہونا خوبصورت ہونے سے زیادہ بہتر ہوتا ہے مرد جتنا بھی بدکار یا برے کاموں میں ملوث ہو بیوی وہ خوب سیرت ہی چاہتا ہے ہمیشہ۔۔ مجھے لگا میں خوبصورت ہوں تو وہ مجھے چنے گا مگر اسنے تمھیں چنا اسنے میری خوبصورتی کو نہیں دیکھا اسنے تمھاری خوب سیرتی کو چنا وہ ایک اچھا مرد ہے ۔۔ مجھے معاف کر دینا ہر بات کے لیے۔۔ اور اس سے پہلے کہ وہ اور کچھ کہتی آبی نے اسے خاموش کروا دیا تھا۔۔ یہی تھی اسکی خوبسیرتی۔۔ بھول جانا بھلا دینا تلخ باتوں کو۔۔

وہ چینیج کر کے اب شکرانے کے نوافل ادا کر رہی تھی جب سلام پھیرا اور دعا کے بعد وہ جائے نماز تہ کرتی مڑی تو کوئی بڑی تفصیل سے اسکا جائزہ لے رہا تھا اسکے ہی بیڈ پر لیٹے

ہوئے وہ اسے دیکھ کر حیران ہوئی پھر اسے شرم نے آگیرا وہ اسکے نکاح میں تھی اسکی محرم وہ اس سے پہلے کہ باہر بھاگتی اسامہ نے اسے جھٹکے سے کھینچا تو وہ اسکے پاس آ گری۔۔ تھی وہ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی جس نے اسکا ڈوبتا کھولا اور پھر اسکے جوڑے میں قید بالوں کو آزاد کر دیا۔۔ پھر اسنے اسکی آنکھوں میں دیکھا تو وہ چہرا جھکا گئی تھی۔۔ اسامہ نے اسکی ٹھوڑی سے پکڑ کر اوپر کیا اسکا چہرا تو وہ آنکھیں مینچ گئی تھی۔۔ اس کی دھڑکنیں تیز تیز چل رہیں تھیں۔۔ جب اسنے اس سے سوال کیا تھا۔۔ آبدار کیا تم مجھے بھول گئیں؟ آبدار نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں اور اسے دیکھا تھا نہیں۔۔ اسنے کہا تھا۔۔ تو پھر جب کال کرتا تھا میں تو کبھی بات کیوں نہیں کی تم نے؟ آپ نے کبھی مجھ سے بات کرنے کا نہیں کہا میرا کبھی پوچھا نہیں اور جب آپ نے پہلی دفعہ کال کی تو مینے اٹھایا اور نام بتانے پر آپنے کہا کون؟ مجھے لگا آپ مجھے بھول گیے ہیں۔۔ وہ شروع ہوئی تو پھر بولتی ہی گئی تھی جبکہ اسامہ اسکی اتنی تیزی پر اسے مسکراتے ہوئے دیکھ آرہا تھا جبکہ وہ ایک دم حاموش ہو گئی تھی ۔۔ کیا ہوا؟۔ مینے آپکو بہت مس کیا اور پھر وہ چہرا جھکا گئی تھی اسامہ نے اسکے جانب دیکھا پھر اسکی گالوں پر آئی نمی کو اپنے ہاتھ کی پشت سے صاف کیا اور کہا تمھارے بغیر اسامہ حیدر ادھورا تھا اور آج مکمل ہو گیا ہے۔۔ اس دن لائبریری میں میں تم سے ملنے گیا تھا مگر

تمھیں یوں دیکھ کر واپس آگیا میں سب جان گیا تھا کہ تمھیں کیا کہا گیا ہے۔۔میں تمھیں محرم بن کر ملنا چاہتا تھا۔۔اور تمھیں ہمیشہ کے لیے اپنا بنانے کے لئے تمھارے ماما بابا سے بات کی تھی مگر وہ چاہتے کہ تم سے پوچھیں میں نے منع کر دیا انھیں تمھیں سرپرائز جو دینا تھا آبدار نے اسکیجانب دیکھا تھا اور للہ کا شکر ادا کیا تھا اسنے دل ہی دل میں جب اسنے اسامہ حیدر کو کہتے سنا تھا

"تو عشق و زندگی منی" جاناں!

اور آبدار امیر نے بے اختیار وہ آیات ذہن میں دھرائی تھی۔۔"اور تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے"؟۔۔۔وہ دونوں ایک ساتھ تھے حوش تھے آگے حوشیاں ان کی منتظر تھیں

چہرے نصیبوں کے محتاج ہوتے ہیں۔کسی چاہنا اور پھر اسی کو چاہنا محبت ہے۔خدا پر یقین کامل تھا آبدار امیر کا اسنے اپنی دعاوں میں مانگا تھا اللہ کیسے نہ اسکی دعا قبول کرتا

OWC NHN OWC NHN
NovelHiNovel.Com
OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959